نجس العین کے استحالہ کے فقہی احکامات: ایک تجزیاتی مطالعہ

Jurisprudential Rules of *Istiḥālah of Najas Al 'Aīn*: An Analytical Study

تصنیف اللہ خان*

ڈاکٹر جنید اکبر**

ABSTRACT

Istiḥālah means the conversion of an unlawful thing into a lawful. *Istiḥālah* is permissible in major School of *Fiqhi* Thoughts. Two very important terminologies in this regard are *Najas Al 'Aīn(Impure by nature)*and *Ghīr Najas Al 'Aīn(Impure by other)*. But the question is that whether the things having such ingredients are permissible are not? And Is *Istiḥālah* can make changes in *Najas Al 'Aīn* from *Haram* to *Halal.*

According to *Ḥanafī* school of thought, all *Najas Al 'Aīn*and *Ghīr Najas Al'Aīn* things can be purified by *Istiḥālah. Maliki* school of thought agreed with *Hanafi* to some extent. While other two schools of thought have different opinions in regard with *Najas Al 'Aīn.* The research endeavors to explore the teachings of all four schools of thought in terms of *Istiḥālah* of *Najas Al 'Aīn.*

* ٹیچنگ اسسٹنٹ، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ ہری پور، خیبر پختونخواہ، پاکستان۔

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ ہری پور، خیبر پختونخواہ، پاکستان۔

اہل اسلام کے لئے غذا اور روز مرہ استعمال کی دیگر اشیاء کی حلت و حرمت انتہائی حساس نوعیت کا معاملہ ہے، دین اسلام کے پیروکار حتی الامکان اس امر کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کی غذا، مشروبات، ادویہ، تزویقات وغیرہ کے تمام اجزائے ترکیبی حلال ہوں اور ان میں حرام کا شائبہ بھی نہ ہو۔ مثال کے طور پر اگر کسی صابن میں خنزیر کی چربی استعمال کی گئی ہے اور یہ معلوم نہیں ہے کہ اس چربی کا استحالہ ہو گیا ہے اور کسی دوسری چیز میں تبدیل ہو گئی ہے یا نہیں تو کیا ایسے صابن کو نجس تصور کیا جائے گا؟ استحالہ ایک فقہی اصطلاح ہے جو کسی چیز کی حقیقتِ ذاتیہ کی تبدیلی کو کہتے ہے، یعنی ایک چیز کی خصوصیات اور صفات تبدیل ہو کر کوئی دوسری شے بن جائے اور وہ اپنے پہلی والی حقیقت پر نہ رہے۔

زیر نظر تحقیق میں استحالہ کے عمل کے نتیجے میں نجس العین کے احکام کے بارے میں آئمہ اربعہ کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔

نجس العین کا لغوی معنی

نجس العین سے مراد وہ چیز ہے جو کبھی پاک نہ ہو سکے اور اُس کی ہر چیز ناپاک ہو۔

نجس العین کا لغوی معنی فیروز اللغات میں اس طرح درج ہے:" وہ چیز جو کلیۃً نجس ہو جس کا کھانا، پینا، چھونا، لگانا ممنوع اور ناجائز ہو"[1] اور "فرہنگ آصفیہ" میں اس کے معنی یوں لکھے ہیں:" جسماً ناپاک جو کبھی پاک نہ ہو سکے، جیسے کتا، شراب وغیرہ"[2] "نور اللغات" میں نجس العین کے معنی اس طرح مذکور ہے:" وہ چیز جس کا ہر جز نجس ہو، جس کا کھانا پینا، چھونا، لگانا ناجائز ہے"[3]۔

نجس العین کی اصطلاحی معنی

اصطلاحاً نجس العین سے مراد وہ چیز ہے جو طہارت کے عمل کو قبول نہ کرے، جیسے کہ پیشاب، پائخانہ، خون، میتہ اور خنزیر"[4]۔

یعنی نجس العین وہ اشیاء ہیں جو ذات کے لحاظ سے نجس ہوں اور وہ طہارت دینے کے عمل سے پاک نہ ہوں۔

نجس العین اشیاء

فقہاء ان چیزوں کو نجس العین مانتے ہیں: خنزیر، شراب، مردار، خون، پیشاب، بول و براز ۔ شوافع کتے کو بھی نجس العین مانتے ہیں۔ چونکہ شوافع کتے کو بھی نجس العین مانتے ہیں اس لئے یہاں یہ ضروری سمجھا گیا کہ کتے کے نجس العین ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں بھی فقہاء کو آراء شامل کی جائیں تاکہ اس مضمون میں کتے کے بارے میں بحث کا جواز بن سکے:

کتے کا نجس العین ہونے یا نہ ہونے کا حکم

کتے کے نجس العین ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں فقہائے احناف کہتے ہیں:

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے: "جب پانی میں کتا گر جائے اور پھر اس کو زندہ نکالا گیا تو اس پانی میں کوئی خرابی نہیں اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کتے کا عین نجس نہیں ہے، اور اسی طرح کتے کے بارے میں کہا گیا کہ پانی میں گر جائے اور زندہ نکالا گیا، تو اس سے نظر پوشی کرنا پس اس میں کوئی خرابی نہیں ہے اور یہ ابن مبارک نے ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، اور جامع الاصغر میں ہے، جب کتا کنویں میں گر جائے تو پانی کو نجس نہیں کرتا، اور دوسروں نے کہا کہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے، اور فتاوی ابی اللیث رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ کتا برف پر پھرے اور انسان اس جگہ پر اپنے پاؤں رکھے، یا یہ برف، برف خانے میں رکھی جائے، پس اگر یہ گیلا نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں، اور اگر یہ گیلا ہے تو ناپاک ہے اس لئے کہ اس کا عین ناپاک ہے، اور اسی طرح کتا مٹی پر چلے مٹی پر نشان بن جائے پس اگر انسان اپنا پیر کتے کے پیر کے نشان پر رکھ دے تو اس کا پیر ناپاک ہو جائے گا اس لئے کہ کتا نجس العین ہے، اور اسی طرح کتا جب پانی میں داخل ہو جائے، پھر نکلے اور پانی کی چھینٹیں انسان کے کپڑے پر پڑ جائیں، تو کپڑے ناپاک کر دیتی ہیں، اور اگر کتے پر بارش کا پانی پڑ جائیں اور باقی مسئلہ اُسی طرح ہو تو کپڑے ناپاک نہیں ہوتے، اس لئے کہ کتے کی جلد ناپاک ہے اس وجہ سے کپڑے ناپاک کر دیتی ہیں اور دوسری صورت میں وجہ یہ ہے کہ کتے کے بال ناپاک نہیں ہیں اس لئے بارش کی وجہ سے کتے کے بالوں سے کپڑے پر پڑنے والی چھینٹیں کپڑوں کو ناپاک نہیں کرتیں، اور بارش والے مسئلے کو آخر میں تفصیل سے بیان کیا گیا کہ اگر بارش کا پانی کتے کی جلد پر پڑے تو یہ بات ان کپڑوں میں نماز کے جائز ہونے کو منع کرتی ہے، اور اگر بارش کا پانی کتے کی جلد تک نہ پہنچے تو نماز کے جائز ہونے کو منع نہیں کرتی"[(5)]۔

چونکہ نجس العین اپنی ذات میں ہر لحاظ سے نجس ہوتا ہے اس کے کسی بھی عضو سے فائدہ اٹھانا حرام ہے، جب کہ مندرجہ بالا عبارت سے یہ بات واضح ہو گئی کہ فقہائے احناف کتے کے جلد کو تو نجس مانتے ہیں لیکن کتے کے بالوں کو نجس نہیں کہتے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ احناف کے ہاں کتا نجس العین نہیں ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کتا خنزیر سے زیادہ ناپاک نہیں ہے"[(6)]۔

ردالمحتار میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کتا نجس العین نہیں ہے اور اسی بات پر فتویٰ ہے، اگرچہ کہ بعض نے کتے کے نجس العین ہونے کو ترجیح دی ہے۔ جیسا کہ ابن شحنہ نے اس پر تفصیلی بحث کی ہے، پس کتے کی

خرید فروخت کی جاسکتی ہے اور اس کو اجرت کے طور پر دیا جاسکتا ہے اور اس کا ضمان بھی ہو گا"[7]۔

شوافع کے نزدیک کتا، خنزیر کی طرح نجس العین ہے جیسے:

"عین دو قسم کی ہیں: نجس اور طاہر، پس نجس کی دو قسمیں ہیں: اپنی ذات میں نجس اور کسی دوسری شئ کے ملنے کی وجہ سے نجس، پس جو اپنی نفس کی وجہ سے ناپاک ہو اس کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے جس کی مثال کتا، خنزیر، شراب اور گوبر اور ان کے نجس ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے"[8]۔

امام شافعی "الاُم" میں فرماتے ہیں:

" اور اسی طرح آدمی کسی بھی حال میں اپنے گھوڑے کو کتے اور خنزیر کی جلد سے بنے ہوئے آلات نہ پہنائے"[9]۔

بدائع الصنائع میں امام کاسانیؒ نے امام شافعیؒ کا قول نقل کیا ہے:

اور شافعیؒ نے وہی کہا جو ہم نے کتے کے جلد کے بارے میں کہا، اس لئے کہ کتا خنزیر کی طرح نجس العین ہے[10]۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ احناف کتے کو نجس العین نہیں مانتے جبکہ شوافع کے ہاں کتا، خنزیر کی طرح نجس العین ہے۔

مالکی فقہاء کی کتے کے بارے کیا رائے ہیں اس بارے میں مندرجہ ذیل عبارات ملاحظہ ہو:

" امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اس پانی سے وضو کیا جس میں کتے نے منہ ڈالا ہو اور اس وضو سے نماز پڑھ لی تو فرمایا کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اس پر نماز کا اعادہ نہیں ہے اور اگر نماز کے وقت کے اندر ہی اس کو پتہ چلا تو علی و ابن وہب سے روایت ہے کہ اگر پانی کم ہے تو وہ وضو دوبارہ کریں اور اگر پانی زیادہ ہے جیسے حوض وغیرہ کا پانی تو کوئی خرج نہیں"[11]۔

دوسری جگہ میں مذکور ہے:

" ابن ماجشون اور امام سحنون کا قول ہے ہے کہ کتا اور خنزیر نجس ہیں اور اکثر علماء نے اس کو اس کے جھوٹے کی وجہ سے لیا ہے، اور ابو عمر نے نجاست کو عین خنزیر کی طرف راجح کیا ہے، ابن عربی نے امام سحنون سے روایت کیا ہے کہ کتے کا عین نجس ہے اور ابن ماجشون نے اس میں شک کیا ہے، اور لخمی نے امام سحنون سے روایت کیا ہے کہ "ماذون" کتا یعنی جس کو کسی کام کا حکم دیا جاتا ہے وہ پاک ہے اور دوسرے ناپاک"[12]۔

ان عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مالکیہ کے ہاں کتا نجس تو ہے لیکن نجس العین ہونے میں کچھ اختلاف موجود ہے۔

حنابلہ کی رائے میں ہیں:

"صحیح یہ ہے کہ کتے کا الحاق خنزیر کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ خنزیر کی نجاست قرآن میں مذکور ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں موجود تھا اور کتے کی نجاست دوسری شئی ہے خنزیر کی نجاست سے"(13)۔

شرح زاد المستقنع في اختصار المقنع میں مذکور ہے:

"جب یہ ثابت ہو گیا کہ کتا جس چیز میں منہ ڈالے تو اس کا سات دفعہ دھونا پانی سے اور ایک دفعہ مٹی سے تو یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا یہ حکم صرف کتے کے لئے مخصوص ہے یا اس کا قیاس دوسروں پر بھی کیا جاسکتا ہے؟ بعض علماء نے فرمایا کہ اس کا قیاس کتے کے علاوہ بھی جانوروں پر کیا جاسکتا ہے پس اگر خنزیر اپنا سر برتن میں داخل کرے اور اس میں منہ مارے تو وہ برتن سات دفعہ پانی سے دھویا جائے اور ایک دفعہ مٹی سے ملا جائے گا اور یہ حنابلہ کا مذھب ہے جیسا کہ مصنف نے نص پیش کی ہے اور وہ مرجوح قول ہے، اور صحیح حکم یہ ہے کہ یہ صرف کتے کے ساتھ خاص کیا جائے گا اور خنزیر کو اس حکم میں نہیں لیا جائے گا" (14)۔

یعنی حنابلہ کے ہاں بھی کتا نجس العین میں شامل نہیں ہے

استحالہ کے عمل کے نتیجے میں نجس العین کے احکام آئمہ اربعہ کے تناظر میں

استحالہ النجاسۃ کے بارے میں فقہاء کرام بنیادی طور پر دو قسم کے اصولی موقف رکھتے ہیں۔ جمہور فقہاء استحالہ کی صورت میں حکم کی تبدیلی کے قائل ہیں پھر اس میں نجس العین اور غیر نجس العین کی تبدیلی کے بارے میں حسب اختلاف مذاہب آراء موجود ہیں جو اس مقالہ کا ہدف ہے۔ اور بعض فقہاء استحالہ کی وجہ سے تبدیلی حکم کے قائل نہیں۔

چونکہ جمہور فقہاء کی آراء ہی معمول بہ اور قابلِ اعتناء ہے اس لیے ذیل میں فقہاء اربعہ کا مسلک بیان کیا جائے گا۔ جو اصولی طور پر تو استحالہ کے جواز اور ماہیت کی تبدیلی کے قائل ہیں پھر نجس العین میں استحالہ کے جواز اور تاثیر حکم میں اختلاف کرتے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نجس العین کا استحالہ کے بارے میں احناف کی رائے

علامہ ابن ہمام حنفی نے "فتح القدیر" میں نجس العین کے استحالہ کے بارے میں بحث کی ہے:

"امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ علیہ شراب کے علاوہ، نجس العین کے انقلاب میں اختلاف کرتے ہیں امام محمد کے ہاں خنزیر اور میتۃ اگر نمک کی کان میں گرنے کی وجہ سے نمک بن جائے تو کھایا جاسکتا ہے اور پاخانہ اور گوبر وغیرہ جل کر راکھ بن جائیں تو پاک ہو جاتے ہیں، جب کہ "تجنیس" میں مصنف کا کلام ابو یوسفؒ کے قول کو اختیار کرنے میں ظاہر ہے، فرمایا اگر لکڑی کو پاخانہ لگے اور اس کو جلا دیا جائے اور اس کی راکھ کنویں میں گر جائے تو پانی کو ناپاک کر دیتا ہے، اور اسی طرح گوبر کی راکھ اور گدھا جب نمک کی کان میں مر جائے، تو نمک نہیں کھایا جائے گا اور یہ تمام قوال امام ابو یوسف کے ہیں امام محمد کے برعکس، اس لئے کہ راکھ کے اجزاء نجاست کے ہیں، پس نجاست باقی ہے راکھ میں نجاست کے شامل ہونے کی وجہ سے اس لئے اس سے احتیاطاً منع کیا گیا ہے، اور بہت سے علماء امام محمد رحمہ اللہ کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور یہی قول مختار ہے اس لئے شریعت نے نجاست کے وصف کو اس کے قول پر مرتب کیا ہے"(15)۔

نجس العین اور غیر نجس العین دونوں انقلاب ماہیت سے پاک ہو جانے کے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے:

"گدھا اور خنزیر جب نمک کی کان میں گر جائے اور نمک بن جائے اور گندا کنواں جب مٹی بن جائے تو ان دونوں یعنی امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کے ہاں پاک ہو جاتے ہیں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے پاک نہیں ہوتے"(16)۔

علامہ ابن نجیم فرماتے ہیں:

"انقلاب عین اگر شراب میں ہو تو اس کی پاکی میں کوئی اختلاف نہیں اور اگر اس کے علاوہ میں ہو جیسے خنزیر اور مردار نمک کی کان میں گر جائیں اور نمک بن جائیں تو کھایا جائے گا، اور گوبر اور گندگی جل کر راکھ بن جائیں تو امام محمد رحمہ اللہ کے ہاں پاک ہو گی، جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے ہاں یہ چیزیں پاک نہیں ہوتیں۔ اور بہت سے مشائخ نے امام محمد کے قول کو اختیار کیا ہے"(17)۔

نجس العین کی استحالہ کے بارے میں مالکیہ کی رائے

چونکہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ شراب نجس العین ہے لہٰذا اگر شراب میں تبدیلی ماہیت ہو جائے تو کیا اس کے احکام میں بھی مالکیہ کے ہاں تبدیلی واقع ہوتی ہے یا نہیں؟ مندرجہ ذیل عبارات سے اس مسئلہ توضیح ہوتی ہے:

شراب کو سرکہ بنانا اور اس کو قابل استعمال بنانے کے متعلق راجح قول کے مطابق مالکیہ کے ہاں اس کی گنجائش ہے اس لئے کہ یہ ایک فاسد چیز کی اصلاح ہے اور کسی چیز کی اصلاح کرنا شرعاً جائز ہے جس طرح کہ کھال کو

دباغت دے کر پاک کرنا شرعاً درست ہے دار قطنی کی ایک روایت میں دباغت اور تخلیل خمر کو ایک تناظر میں ذکر کیا گیا ہے:

"دباغت سے مردار کی کھال اس طرح حلال ہو جاتی ہے جس طرح کہ شراب سرکہ بننے کے بعد حلال ہو جاتی ہے"(18)۔

مالکیہ کی ایک روایت یہ ہے:

"شراب کے سرکہ بنانے کے حکم میں اختلاف ہے پس" بیان "میں کہا گیا ہے کہ اس میں تین اقوال ہیں، اورالاکمال اور المشہور کے کتاب الاطعمہ میں ہے کہ ہمارے ہاں شراب سے سرکہ بنانا مکروہ ہے پس اگر ایسا کیا گیا تو کھایا جائے"(19)

صاحب "التاج والاکلیل" شراب کے نجس ہونے اور سرکہ بننے اور بنانے کے متعلق فرماتے ہیں:

"ابن زرقون نے کہا کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ شراب نجس ہے اور جب وہ خود بخود سرکہ بن جائے تو پاک ہے۔ ابن قاسم سے روایت ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے"(20)۔

"المدونہ" میں شراب سے سرکہ بننے کے متعلق آیا ہے:

مالک نے کہا کہ "مسلمان کی ملکیت میں جو شراب ہو تو اس کو گرا دے، پس جس نے اس کو سرکہ بنانے پر جرات کی یہاں تک کہ سرکہ بن گیا، پس اس کو کھائے، اور جو اس نے بنایا ہے وہ برا ہے"(21)۔

بدایۃ المجتہد میں شراب کے سرکہ بننے کے متعلق اس طرح مذکور ہے:

"اور اس پر اجماع ہے کہ خمر اگر خود بخود سرکہ بن جائے تو اس کا کھانا جائز ہے، اور اس میں اختلاف ہے کہ جب قصداً شراب کو سرکہ بنا دیا جائے تو اس میں تین اقوال ہیں: حرام، مکروہ اور مباح"(22)۔

شراب کو بالقصد سرکہ بنانے کے متعلق مالکیہ میں ابن قاسم کی روایت کے مطابق وہ سرکہ حلال و طاہر نہ ہو گا کیونکہ مسلم شریف کی حدیث میں وارد ہے:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب سے سرکہ بنانے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا نہ بنائے (23)۔

"حنفیہ اور مالکیہ کے مذہب میں اور ایک روایت میں امام احمد کا مذہب ہے کہ نجس العین استحالہ کے ذریعے پاک ہو جاتا ہے پس نجاست کی راکھ نجس نہیں ہے اور نہ نمک کی نجاست کا اعتبار کیا جائے گا جو کہ پہلے گدھا یا

خنزیر یا ان دونوں کے علاوہ تھا، اور نہ اس نجاست کا اعتبار کیا جائے گا جو کنویں میں پڑ کر مٹی بن گئی، اور اسی طرح شراب جو کہ خود یا کسی انسان وغیرہ کے فعل کی وجہ سے سرکہ بن گیا ہو، انقلاب عین کے لئے سب ایک جیسے ہیں، اور اس لئے شریعت نجاست کے وصف کو اس حقیقت پر مرتب کرتی ہے پس اس کے نفع سے فائدہ اُٹھایا جائے پس جب ہڈی اور گوشت نمک بن جائیں تو اس پر نمک کا حکم لگایا جائے گا، اس لئے کہ نمک ہڈی اور گوشت کا غیر ہے۔ اور شریعت میں اس کی بہت سی مثالیں ہیں کہ علقہ نجس ہے پس جب یہ مضغہ کی طرف تبدیل ہو جائے تو پاک ہو جاتا ہے اور شیرہ پاک ہے پس جب یہ تبدیل ہو کر شراب بن جائے تو ناپاک ہو جاتا ہے۔ پس یہ وضاحت اس سلسلے کی ہے کہ استحالہ عین سے وصف پر زوال مرتب ہوتا ہے"(24)۔

نجس العین کا استحالہ کے بارے میں شوافع کی رائے

شوافع کے نزدیک چونکہ کتا بھی نجس العین ہے، اس کے بارے وہ کہتے ہیں:

"شوافع کے نزدیک اصل اور حنابلہ کے ظاہر مذہب میں ہے کہ کوئی ناپاک چیز حقیقت کے بدلنے سے پاک نہیں ہوتی، لہٰذا کتا وغیرہ اگر نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے، نجاست کے ایندھن سے اٹھنے والا دھواں، اسی طرح نجاست سے اٹھنے والی بھاپ جب کسی ٹھوس جسم پر تراوٹ کی شکل میں جمع ہو جائیں اور ٹپکنے لگے تو یہ سب پاک نہیں ہوں گی"(25)۔

شافعی مذہب کے امام غزالی رحمہ اللہ تعالی نے قلب ماہیت سے حکم میں تبدیلی کو تسلیم کیا ہے، جیسے کہ وہ احیاء العلوم الدین میں فرماتے ہیں:

"جیسے کہ تم دیکھتے ہو کہ کتا نمک کی کان میں گرتا ہے اور نمک میں تبدیل ہوتا ہے اور اس کا طہارت کا حکم کیا جاتا ہے نمک بن جانے سے اور اس سے تمام صفات زائل ہو جاتی ہیں"(26)۔

شافعیہ اور مالکیہ کے یہاں کچھ چیزیں مستثنیٰ ہیں، ان میں سرکہ کے متعلق کہتے ہیں کہ اگر شراب خود تبدیل ہو کر سرکہ بن جائے تو وہ پاک ہے کیونکہ شراب کی حرمت کی علت نشہ ہے تو سرکہ بننے سے نشے والی علت ختم ہو جاتی ہے، اور اگر کسی دوسرے نے کوئی چیز ڈال کر سرکہ بنا دیا تو ان کے نزدیک پاک نہ ہو گی۔ شافعیہ نے اس میں یہ صراحت کی ہے کہ اگر ہوا کو گزار دینے کی وجہ سے شراب سرکہ بن جائے تب بھی پاک نہیں ہو گی، خواہ سرکہ بنانے میں اس کا دخل ہو جیسے پیاز اور روٹی کے ڈالنے سے شراب سرکہ میں تبدیل ہو جاتی ہے، یا دخل نہ ہو جیسے کنکر۔

اسی پس منظر میں فقہاء کے یہاں یہ بحث آتی ہے کہ اگر کسی ناپاک اور حرام چیز کی حقیقت تبدیل ہو جائے تو اس کی نجاست اور حرمت کا حکم باقی رہے گا یا نہیں ؟۔

شوافع اور حنابلہ کے نزدیک جزوی طور پر تحویل حقیقت سے حکم میں تبدیلی نہیں آئے گی، البتہ شوافع نے چند صورتوں کو مستثنیٰ کیا ہے، چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"نجاست دو قسم کی ہے، نجس العین اور غیر نجس العین، پس نجس العین اپنی حال سے پاک نہیں ہو گا سوائے خمر

کے کہ وہ سرکہ بن جانے سے پاک ہو جاتا ہے، اور مردار کی جلد دباغت سے، اور علقہ جب مضغہ بن جائے، اور وہ خون جو انڈے میں ہوتا ہے جب یہ نجس ہوتے ہیں تو زندہ میں تبدیل ہو کر پاک ہو جاتے ہیں، اور غیر نجس العین جو ہے اس کی دو قسمیں ہیں، عین نجاست اور حکمی نجاست، حکمی نجاست وہ ہے جس کے وجود کا یقین ہو جاتا ہے، اور جس کا یقین نہ ہو جیسے پیشاب، جب اپنی محل سے خشک ہو جائے اور اس کی بو اور اثر نہ پائی جائے، تو وہ جگہ ایک دفعہ دھونے سے پاک ہو جائے گی اور دوسری اور تیسری دفعہ دھونے سے اور بہتر ہو جائے گی، اور عین نجاست اور اس کے اثرات یعنی طعم، لون اور بو سمیت اپنے محل سے زائل کرنا لازمی ہیں، پس اگر ایسا کیا اور طعم باقی رہا تو پاک نہیں اور اگر صرف رنگ رہ گیا اور اس کا ازالہ آسان ہو تو بھی پاک نہیں ہے، اور اگر اس کا ازالہ مشکل ہو جیسے حیض کا خون جو کپڑے پر پڑ جائے، اور کوشش بسیار کے اور کرچنے اور رگڑنے سے بھی زائل نہ ہو، تو پاک ہے"(27)۔

نہایۃ المحتاج میں الرملی نجس العین کے بارے میں کہتے ہیں:

"کوئی نجس العین چیز دھونے سے مطلقاً پاک نہیں ہو گی اور نہ تبدیلی ماہیت یعنی استحالہ سے، جیسے وہ مردار جو نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے یا جل کر راکھ بن جائے، مگر دو چیزیں تبدیلی سے پاک ہوتی ہیں ان میں ایک شراب ہے"(28)۔

علامہ شربینی المغنی المحتاج میں فرماتے ہیں:

"اور نجس العین پاک نہیں ہو گا سوائے شراب کے، جب سرکہ بن جائے"(29)۔

اس کے بعد فرماتے ہیں:

"یعنی شوافع کے نزدیک شراب کے علاوہ کوئی بھی نجس العین استحالہ کے ذریعے پاک نہیں ہو گا۔ چنانچہ اگر کتا نمک کی کان میں گر کر مر جائے اور نمک بن جائے تو شوافع کے نزدیک نمک ناپاک رہے گا، کیونکہ کتا کے نمک بن جانے سے حکم نہیں بدلا، بلکہ کتا کا حکم جو ناپاکی کا تھا وہ باقی رہے گا"[30] ۔

شوافع کا استدلال یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع فرمایا[31] ۔

نجس العین کا استحالہ کے بارے میں حنابلہ کی رائے

علامہ ابن قدامہ استحالہ کے متعلق فقہ حنبلی کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ظاہر مذہب یہ ہے کہ نجاسات میں سے کوئی شئ استحالہ کے ذریعے پاک نہیں ہوتی مگر شراب جب خود سرکہ میں تبدیل ہو جائے، اس کے علاوہ کوئی چیز پاک نہیں ہو گی جیسے وہ نجس چیزیں جو جل کر راکھ بن جائیں یا خنزیر جو نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے اور وہ دھواں جو نجاسات کے جل جانے سے اٹھے اور وہ بھاپ جو نجس پانی سے اٹھے اور کسی صیقل جسم پر پڑ کر قطرے کی شکل میں ٹپکے، پس وہ نجس ہے اور اس سے یہ مسئلہ تخریج کیا جائے گا کہ تبدیل شدہ شراب، دباغت دی گئی مردار کی جلد اور روک کر رکھے گئے غلاظت کھانے والے جانور پر قیاس کرتے ہوئے تبدیلی کے ذریعے تمام ناپاک چیزیں پاک ہو جائیں گی۔ پہلا قول ظاہر مذہب ہے اور ہمارے امام رحمہ اللہ علیہ نے ہمیں اس تنور میں روٹی پکانے سے منع فرمایا ہے جس میں کوئی خنزیر بھونا گیا ہو"[32] ۔

کشاف القناع جو کہ حنبلی مکتبہ فکر کی مشہور کتاب ہے میں مذکور ہے:

"اور نجاست استحالہ سے پاک نہیں ہوتی، اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کھانے والے جانوروں کے کھانے اور اس کے دودھ سے پینے سے منع کیا ہے، اور اگر استحالہ سے پاک ہوتا تو اس سے منع نہ کرتے، اور اسی طرح آگ سے بھی نجاست پاک نہیں ہوتی مختصر یہ کہ گندگی کی راکھ نجس ہے، اور وہ صابن جو ناپاک تیل سے بن جائے، اور گندگی کا دھواں اور غبار نجس ہے، اور نجس پانی بھاپ جو کسی صیقل جسم وغیرہ پر پڑ جائے ناپاک ہے، اور وہ گارے کی مٹی جس میں گدھے اور خچر کی لید ہو، اور اسی طرح وہ جانور جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا، نجس ہے، اور جیسے مٹی کا پکایا ہوا برتن نجس ہے، اور اسی طرح کتا جب نمک کی کان میں گر جائے اور نمک بن جائے یا صابن کی دیگ میں گر جائے اور صابن بن جائے، ناپاک ہے، سوائے علقہ کے کہ وہ

مضغہ میں تبدیل ہو جائے تو وہ ناپاکی کے بعد پاک ہو جائے گا، اس لئے کہ اس کی نجاست علقہ ہونے کی صورت میں ہے، اگر یہ علت زائل ہو گئی تو وہ اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ آیا جیسے ماء کثیر جس میں نجاست کے ذریعہ تبدیلی آجائے، مگر شراب جو از خود سرکہ بن جائے پاک ہے"(33)

اسی طرح المبدع فی شرح المقنع میں استحالہ کے ذریعے انقلاب ماہیت کے متعلق مذکور ہے:

" استحالہ کے ذریعے نجاسات میں سے کوئی چیز پاک نہیں ہوتی"(34)

المغنی میں ابن قدامہ فرماتے ہیں:

" نجاست استحالہ کے ذریعے پاک نہیں ہوتی، پس اگر گوبر جلایا جائے اور راکھ بن جائے یا کتا نمک کی کان میں گر جائے اور نمک بن جائے، پاک نہیں ہوتا اس لئے کہ نجاست استحالہ سے حاصل نہیں ہوتی، پس اس کے ذریعے پاک بھی نہیں ہوتی، جیسے کہ خون جب پیپ بن جائے یا خون ملا پیپ بن جائے"(35)

خلاصہ

نجس العین اور غیر نجس العین اشیاء کی حقیقت و ماہیت کی تبدیلی کو مسالک اربعہ کی تناظر میں دیکھا گیا ہے، فقہاء احناف میں امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے ہاں استحالہ؛ نجس العین اور غیر نجس العین دونوں میں مؤثر ہے جبکہ امام ابو یوسف ماہیت کی تبدیلی کو صرف غیر نجس العین میں مانتے ہیں اور نجس العین میں تبدیلی حقیقت کے قائل نہیں۔

مالکیہ کے ہاں نجس العین کی استحالہ کا جواز ملتا ہے، مگر قصداً اس کے استحالہ کو مکروہ سمجھتے ہیں جیسے اگر شراب خود بخود سرکہ بن گیا تو پاک ہے لیکن اگر جان بوجھ کر شراب سے سرکہ بنایا گیا تو کھایا جائے لیکن اس عمل کو مکروہ بتایا ہے۔

شوافع اور حنابلہ کے ہاں نجس العین تبدیلی ماہیت سے پاک نہیں ہو گا، البتہ شراب اگر خود بخود سرکہ بن گیا تو پاک ہے اور اگر کسی انسانی عمل سے شراب سرکہ میں تبدیل ہوئی تو دونوں اس کو پاک نہیں مانتے۔

حواشی وحوالہ جات

1۔ فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات، لاہور، فیروز سنز لمیٹڈ، طبع وسن اشاعت ندارد، ص: ۱۳۵۲۔

2۔ دہلوی، سید احمد، فرہنگ آصفیہ، لاہور، رفاہ عام پریس، دسمبر ۱۹۰۰ء، ج: ۴، ص: ۵۴۸۔

3۔ نور الحسن، مولوی، نور اللغات، لکھنو، حلقہ اشاعت، ۱۹۱۷ء، ج: ۴، ص: ۷۹۵۔

4۔ قلعجي، محمد رواس – قنيبي، حامد صادق، معجم لغة الفقهاء، بيروت، دار النفائس، الطبعة: الثانية، ۱۴۰۸ھ – ۱۹۸۸ء، ج: ۱، ص: ۴۷۵۔

5۔ برہان الدین، ابو المعالی، محمود بن احمد، المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، دار الکتب العلمیۃ بیروت طبع اول، ۱۴۲۴ھ – ۲۰۰۴ء ج: ۱، ص: ۱۰۳۔

6۔ ایضاً، ج: ۱، ص: ۴۷۴۔

7۔ شامی، ابن عابدین، محمد امین، رد المحتار علی الدر المختار، دار الفکر، بیروت، طبع اول، ۱۴۱۲ھ – ۱۹۹۲ء، ج: ۱، ص: ۲۰۸۔

8۔ ابو اسحاق ابراہیم بن علی الشیرازی، المہذب فی فقہ الامام الشافعی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ج: ۲، ص: ۹۔

9۔ شافعی، محمد بن ادریس، الأم،، دار المعرفہ، بیروت، بدون طبعہ، ۱۴۱۰ھ – ۱۹۹۰ء، ج: ۱، ص: ۲۵۴۔

10۔ شافعی، محمد بن ادریس، الأم،، دار المعرفہ، بیروت، بدون طبعہ، ۱۴۱۰ھ – ۱۹۹۰ء، ج: ۱، ص: ۲۵۴۔

11۔ شمس الدین، طرابلسی، مغربی، ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد الرحمن، المعروف بالحطاب الرُّعيني المالكي (ت: ۹۵۴ھ)، مواهب الجليل في شرح مختصر خليل، دار الفکر، طبع سوم، ۱۴۱۲ھ – ۱۹۹۲ء، ج: ۱، ص: ۴۷۔

12۔ ابو عبد اللہ، تونسی مالکی، محمد بن محمد ابن عرفۃ الورغمی، (المتوفی: ۸۰۳ھ)، المختصر الفقہی لابن عرفہ، مؤسسۃ خلف احمد الخبتور للأعمال الخيرية، طبع اول، ۱۴۳۵ھ – ۲۰۱۴ء، ج: ۱، ص: ۸۲۔

13۔ صقعبی، خالد بن إبراہیم، مذکرۃ القول الراجح مع الدلیل لکتاب الطہارۃ من شرح منار السبیل، دار ام المؤمنین خدیجۃ بنت خویلد، بدون طبع وتاریخ، ج: ۱، ص: ۱۰۹۔

14۔ شنقیطی، محمد بن محمد المختار ، شرح زاد المستقنع فی اختصار المقنع (کتاب الطهارة)، الرئاسة العامة للبحوث العلمية والإفتاء - الإدارة العامة لمراجعة المطبوعات الدينية، الرياض - المملكة العربية السعودية، طبع اول، ۱۴۲۸ھ - ۲۰۰۷م، ج: ۱، ص: ۳۴۹۔

15۔ ابن الہمام، کمال الدین محمد، فتح القدیر، دار الفکر، بیروت، بدون طبعہ و تاریخ، ج: ۱، ص: ۲۰۰۔

16۔ شیخ نظام، مولانا، فتاوی الہندیہ، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول ۱۴۲۱ھ - ۲۰۰۰ء، ج ۱، ص ۵۰۔

17۔ ابن نجیم المصری، زین الدین، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، باب التطہیر بالدہن، دار الکتاب الاسلامی، طبع دوم، بدون تاریخ، ج: ۱، ص: ۲۳۹۔

18۔ دار قطنی، ابوالحسن علی، سنن الدار قطنی، ج: ۱، ص: ۷۲۔

19۔ رعینی مالکی، شمس الدین محمد الحطاب، مواہب الجلیل فی شرح مختصر خلیل، دار الفکر، بیروت، طبع دوم، ۱۴۱۲ھ - ۱۹۹۲ء، ج: ۱، ص: ۹۸۔

20۔ غرناطی، محمد بن یوسف، التاج والاکلیل لمختصر خلیل، باب تمیز الاعیان الطاہرۃ عن النجاسۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول، ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۴ء، ج: ۱، ص: ۱۳۸۔

21۔ مالک بن انس، المدونہ، باب طبخ الزبیب، دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول، ۱۴۱۵ھ - ۱۹۹۴ء، ج: ۴، ص: ۵۲۵۔

22۔ ابو ولید، ابن رشد الحفید، بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد، دار الحدیث، قاہرہ، بدون طبع، ۱۴۲۵ھ - ۲۰۰۴ء، ج: ۳، ص: ۲۸۔

23۔ قشیری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، باب تحریم تخلیل الخمر، دار احیاء التراث العربی، بیروت، حدیث: ۱۹۸۳۔

24۔ الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیہ، صادر عن: وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیہ، کویت، باب تحول العین و اثرہ فی الطہارۃ والحل، طبع (۱۴۰۴ - ۱۴۲۷ھ)، ج: ۱۰، ص: ۲۷۸۔

25۔ موسوعۃ الفقہیہ، شائع کردہ وزارت اوقاف و اسلامی امور کویت، اردو ترجمہ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا، جینوین پبلیکیشنز اینڈ میڈیا، طبع اول ۱۴۳۰ھ - ۲۰۰۹ء، ج: ۱۰، ص: ۳۲۳۔

26۔ غزالی، ابوحامد محمد بن محمد (ت ۵۰۵ھ)، احیاء علوم الدین، دار المعرفۃ، بیروت، ج: ۱، ص: ۱۳۰۔

27۔ نووی، محی الدین یحیٰ بن شرف، رضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین، المکتب الاسلامی، بیروت، طبع سوم، ۱۴۱۲ھ - ۱۹۹۱ء، ج: ۱، ص ۲۷۔

28۔ رملی، شمس الدین، نہایۃ المحتاج الی شرح المنہاج، باب: انواع النجاسات، دار الفکر، بیروت، الطبعہاخیرہ، ۱۴۰۴ھ - ۱۹۸۴ء، ج: ۱، ص: ۲۴۷۔

29۔ شربینی، شمس الدین، الخطیب، مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج، باب النجاسۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول ۱۴۱۵ھ - ۱۹۹۴ء، ج: ۱، ص: ۲۳۶۔

30۔ ایضاً۔
31۔ ترمذی، محمد بن عیسی، سنن الترمذی، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابیالحلبی، مصر، طبع دوم، ۱۳۹۵ھ - ۱۹۷۵ء، حدیث:۱۸۲۴۔
32۔ ابن قدامہ، ابومحمد موفق الدین، المغنی، مکتبۃ القاہرہ، بدون طبعہ، ۱۳۸۸ھ - ۱۹۶۸ء، ج: ۱، ص: ۵۳۔
33۔ بہوتی حنبلی، منصور بن یونس، کشاف القناع عن متن الاقناع، دار الکتب العلمیہ، ج: ۱، ص: ۱۸۷۔
34۔ برہان الدین، ابراہیم بن محمد، المبدع فی شرح المقنع، باب غسل نجاسۃ الکلب والخنزیر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت طبع اول، ۱۴۱۸ھ - ۱۹۹۷ء، ج: ۱، ص: ۲۰۷۔
35۔ مقدسی، ابن قدامہ، المغنی، ج: ۲، ص: ۷۲۔